کیا فی زمانہ سفری سہولیات کے پیشِ نظر عورت بغیر محرم سفر حج کر سکتی ہے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Lar- 9726　　　　تاریخ: 05-06-2020

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ زید کا کہنا ہے کہ آج کے دور میں سفر میں بہت سہولیات پیدا ہو چکی ہیں، سفر آسان، محفوظ اور تیز ہو چکا ہے اور حج کے لیے عورتوں کے حکومتی سطح پر گروپس تیار کیے جاتے ہیں، تو عورتیں محفوظ ہوتی ہیں، لہذا آج کے دور میں عورت بغیر محرم کے سفر حج کر سکتی ہے اور احادیث میں جو بغیر محرم کے سفر کی ممانعت ہے وہ پہلے دور کے اعتبار سے ہے جب سفر اونٹوں گھوڑوں پر ہوتا تھا، سفر کرنے میں کئی کئی دن لگ جاتے تھے اور غیر محفوظ بھی ہوتا تھا اور وہ اپنی دلیل کے طور پر یہ روایت بھی بیان کرتا ہے کہ:

”قال فإن طالت بك حياة، لترين الظعينة ترتحل من الحيرة، حتى تطوف بالكعبة لا تخاف أحدا إلا الله۔۔۔قال عدي: فرأيت الظعينة ترتحل من الحيرة حتى تطوف بالكعبة لا تخاف إلا الله“ ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے (حضرت عدی رضی اللہ تعالی عنہ سے) ارشاد فرمایا: اگر تمہاری عمر لمبی ہوئی، تو تم اونٹ پر سوار عورت کو دیکھو گے کہ وہ حیرہ سے سفر کرے گی، یہاں تک کہ کعبہ کا طواف کرے گی اس حال میں کہ اسے اللہ تعالی کے سوا کسی کا خوف نہیں ہو گا، حضرت عدی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: میں نے اونٹ پر سوار عورت کو دیکھا جو حیرہ سے چل کر خانہ کعبہ کا طواف کر رہی تھی اس حال میں کہ اسے اللہ تعالی کے سوا کسی کا خوف نہیں تھا۔

(صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، ج04، ص197، دار طوق النجاۃ)

زید اس سے استدلال کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس سے پتا چلا جب امن و امان اور محفوظ سفر ہو، تو عورت تنہا سفرِ حج کر سکتی ہے۔ شرعی رہنمائی فرمائیں کہ زید کا یہ استدلال درست ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

زید کا یہ استدلال اور عندیہ شرعا درست نہیں ہے۔ جس کی چند وجوہ درج ذیل ہیں:

(الف) نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم نے یہ خبر عطا فرمائی تھی کہ ایسا ہو گا، لیکن یہ کہاں فرمایا کہ ایسا شرعا درست ہو گا اور اس وقت عورتوں کو بغیر محرم سفر شرعی کرنے کی اجازت ہو گی، جبکہ اس کے مقابل واضح طور پر احادیث میں بغیر محرم سفر کی ممانعت فرمائی ہے۔

(ب) نیز سوال میں مذکورہ روایت میں تو عورت کے تنہا سفر کرنے کا ذکر ہے، جبکہ زید رفقا اور خواتین کے گروپ کے ساتھ سفر کرنے کی بات کر رہا ہے، تو زید کا موقف اس روایت کے بھی مطابق نہیں۔

(ج) نیز زید نے آج کے دور کی بات کی ہے، جبکہ سوال میں مذکورہ روایت میں تو پچھلے دور کی بات ہے اور سوال میں موجود روایت کے مطابق اس وقت اتنا پر امن دور تھا کہ تنہا عورت کو سفر کرنے کی صورت میں کسی لُٹیرے وغیرہ کا خوف نہیں تھا، جبکہ ہمارے اس دور میں امن کی یہ حالت نہیں ہے کہ بغیر کسی کی معیت کے عورت تنہا اتنا سفر کرے اور اسے کسی لُٹیرے وغیرہ کا خوف ہی نہ ہو، تو یوں بھی زید کا استدلال درست نہیں۔

(د) نیز زید بھی صرف سفرِ حج بغیر محرم کرنے کا ذکر کر رہا ہے، جبکہ بعض روایات میں غیرِ حج کے بھی عورت کے تنہا سفر کرنے کا واقعہ بیان کیا گیا ہے، تو اگر زید کے طریقہ استدلال کو

اختیار کیا جائے، تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ غیرِ سفر حج کے لیے بھی عورت بغیر محرم کے سفر کر سکتی ہے، جبکہ یہ بات اجماع کے خلاف ہے۔

عورت کو بغیر محرم کے سفر کرنے کی ممانعت سے متعلق روایات:

صحیح بخاری میں ہے:"قال النبي صلى الله عليه وسلم: لا تسافر المرأة إلا مع ذي محرم، ولا يدخل عليها رجل إلا ومعها محرم، فقال رجل: يا رسول الله إني أريد أن أخرج في جيش كذا وكذا وامرأتي تريد الحج، فقال: اخرج معها" ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے اور محرم کی غیر موجودگی میں کوئی اس کے پاس نہ آئے، اس پر ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم! میں فلاں فلاں لشکر میں جانا چاہتا ہوں اور میری عورت حج کرنا چاہتی ہے، تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی عورت کے ساتھ جاؤ۔ (صحیح البخاری، باب حج النساء، ج03، ص19، دار طوق النجاۃ)

مزید بخاری شریف میں ہے:"ولا تسافرن امرأة إلا ومعها محرم، فقام رجل فقال: يا رسول الله، اكتتبت في غزوة كذا وكذا، وخرجت امرأتي حاجة، قال: اذهب فحج مع امرأتك" ترجمہ: اور ہرگز کوئی عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے، اس پر ایک شخص کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا، میرا نام فلاں فلاں غزوے میں لکھا گیا ہے اور میری عورت حج کے ارادے سے نکلی ہے، آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور اپنی عورت کے ساتھ حج کرو۔

(صحیح البخاری، کتاب الجھاد، ج04، ص59، دار طوق النجاۃ)

صحیح مسلم شریف میں یہی روایت یوں بیان کی گئی ہے:"ولا تسافر المرأة إلا مع ذي محرم، فقام رجل، فقال: يا رسول الله، إن امرأتي خرجت حاجة، وإني اكتتبت في غزوة كذا وكذا، قال: انطلق فحج مع امرأتك" ترجمہ: اور عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے، پس ایک شخص کھڑے ہو کر عرض گزار ہوا: یارسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم میری عورت حج کے لیے نکلی اور

میرا نام فلاں فلاں غزوے میں لکھا گیا ہے ، آپ صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: جا کر اپنی عورت کے ساتھ حج کرو۔

(صحیح المسلم، باب سفر المراۃ مع محرم الی حج وغیرہ، ج02، ص978، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

غیر حج کے لیے عورت کے سفر کا واقعہ:

ترمذی شریف میں ہے: ”فإني لا أخاف عليكم الفاقة، فإن الله ناصركم ومعطيكم حتى تسير الظعينة فيما بين يثرب والحيرة أو أكثر ما يخاف على مطيتها السرق“ ترجمہ: مجھے تم پر فاقہ کا کوئی خوف نہیں ہے، کیونکہ اللہ تعالی تمہارا مددگار اور تمہیں عطا فرمانے والا ہے ، یہاں تک کہ اونٹ پر سوار عورت یثرب اور حیرہ کے درمیان کی مسافت یا اس سے زیادہ کی مسافت اس حال میں طے کرے گی کہ اس کی سواری پر چور کا خوف نہیں ہو گا۔

(جامع ترمذی، ابواب تفسیر القرآن، ج05، ص53، بیروت)

زید کی ذکر کردہ روایت کے جوابات:

جو حدیث پاک زید نے اپنے استدلال میں پیش کی ہے، اس کے جواب میں محقق علی الاطلاق، حضرت علامہ امام ابن ہمام علیہ الرحمۃ فتح القدیر میں فرماتے ہیں: ”وأما حديث عدي بن حاتم، فليس فيه بيان حكم الخروج فيه ما هو ولا يستلزمه، بل بيان انتشار الأمن، ولو كان مفيدا لاباحة كان نقيض قولهم فإنه يبيح الخروج بلا رفقة ونساء ثقات“ ترجمہ: اور جہاں تک معاملہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت کا ہے، تو اس روایت میں اس دور میں سفر کرنے کا حکم بیان نہیں کیا گیا کہ حکم کیا ہے؟ اور نہ یہ اس کو مستلزم ہے، بلکہ اس میں تو امن وامان کے عام ہونے کا بیان ہے اور اگر بالفرض اس میں سفر کرنے کے حکم کا بیان ہو، تو یہ شوافع کے موقف کے بر خلاف ہو گا کہ اس صورت میں روایت بغیر رفقاء اور ثقہ عورتوں کے تنہا عورت کو سفر کرنے کی اجازت ثابت کرے گی۔(جبکہ شوافع کے نزدیک تو عورت ثقہ عورتوں کے ساتھ سفر کر سکتی ہے، تنہا سفر نہیں کر سکتی۔)

(فتح القدیر، کتاب الحج، ج02، ص421، دار الفکر، بیروت)

بنایہ شرح ہدایہ میں اس کے تحت ہے: ”قلت: حديث عدي هذا يدل على الوقوع، ولا يدل على الجواز بوجه من وجوه الدلالة بمطابقته، ولا بالتزامه؛ لأنه ورد في معرض الثناء على الزمان بالأمن والعدل، وذكر خروج المرأة على ذلك بلا خفير لبيان الاستدلال عليه، ولا يقال: تأخير البيان عن وقت الحاجة لا يجوز؛ لأنا نقول: ما أخره بل بين حرمة خروجها في عدة أحاديث صحيحة ثابتة“ ترجمہ: میں کہتا ہوں: حدیث عدی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ایسا معاملہ وقوع پذیر ہو گا اور اس میں دلالت کے کسی طریقہ کے مطابق نہ دلالت مطابقیہ کے مطابق اور نہ دلالت التزامیہ کے مطابق اس کے جواز کی دلیل نہیں ہے، کیونکہ اس روایت میں اس زمانے کے عدل اور امن وامان کے ذریعے اس کی تعریف بیان کی گئی ہے اور اس عدل وامن وامان پر استدلال کے طور پر بیان کیا گیا ہے کہ عورت بغیر کسی محافظ کے سفر کرے گی، اور یہ اعتراض نہیں کیا جائے گا کہ وقت حاجت سے بیان کو موئخر کرنا، جائز نہیں ہوتا، کیونکہ ہم کہیں گے کہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے بیان کو موخر نہیں فرمایا، بلکہ کئی احادیث صحیحہ ثابتہ میں عورت کے تنہا سفر کی حرمت کو بیان فرمایا ہے۔

(البنایۃ شرح الهدایہ، کتاب الحج، ج04، ص153، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

تبیین الحقائق میں ہے: ”وحديث عدي يدل على الوقوع وليس فيه دلالة على الجواز فلا يلزم حجة وهذا لأنه - عليه الصلاة والسلام - ساق الكلام لبيان أمن الطريق من العدل لا لبيان أنها يجوز لها أن تسافر بغير محرم ولا زوج، نظيره قوله - عليه الصلاة والسلام - فبه ليأتين على الناس زمان تسير الظعينة من مكة إلى الحيرة لا يأخذ أحد بخطام راحلتها الحديث **وأجمعوا أنها لا يحل لها أن تسير من مكة إلى الحيرة ولا من بلد إلى بلد آخر بالقياس عليه**“ ترجمہ: اور حضرت عدی رضی اللہ تعالی عنہ والی روایت صرف اس پر دلالت کرتی ہے کہ ایسا واقع ہو گا اور اس میں اس کے جائز ہونے کی دلیل نہیں ہے، پس یہ ہمارے خلاف حجت نہیں بن سکتی اور یہ اس لیے ہے کہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے کلام مبارک اس زمانے میں عدل وانصاف کی وجہ سے راستے کے امن کو بیان کرنے کے لیے فرمایا ہے، نہ یہ بیان کرنے کے لیے کہ اسے بغیر محرم اور شوہر کے سفر کرنا، جائز ہو گا، اس کی نظیر آپ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ اونٹ پر سوار عورت مکہ سے حیرہ کی طرف سفر کرے گی اس کی سواری کی نکیل کو کوئی تھامنے والا نہیں ہو گا **اور سب کا اجماع ہے کہ اس پر قیاس کرتے ہوئے عورت کے لیے مکہ سے حیرہ کی طرف اور کسی شہر سے دوسرے شہر کی طرف سفر کرنا حلال نہیں ہے۔**

(تبیین الحقائق، کتاب الحج، ج02، ص06، القاھرہ)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد عرفان مدنی

13شوال المکرم1441ھ/05جون2020ء